وہ ایک پل
ازقلم اقراءوڑائچ
Ig@aestheticnovels.online

وہ ایک پل

از قلم اقراء وڑائچ

"وحشی۔۔۔درندہ۔۔۔جاہل۔۔۔گنوار،گھٹیا آدمی،پتہ نہیں کہاں سے اُٹھ کر آجاتے ہیں جینا حرام کرنے کے لیے۔۔"

ہانیہ شہباز اپنی فائل سینے سے لگائے بیگ کندھے پر لٹکا کر سڑک کی ایک جانب چلتی جارہی تھی جبھی ایک موٹر سائیکل سوار گزرااور ہانیہ کو کوئی اوچھا سا جملہ کستے ہوئے تیزی سے آگے چلا گیا۔

پیچھے ہانیہ کی زبان سے گالیوں کا جو طوفان جاری ہوا تو تھمنے کا نام نہیں لے رہا تھا۔وہ ایسی ہی تھی،اس کا بس نہیں چلتا تھا کہ ایسے اوچھے لوگوں کو کہیں قید خانے میں ڈلوا دے ہمیشہ کے لئے۔یونہی غصے میں تن فن کرتی وہ گھر پہنچ گئی۔

★★★★　★★★★　★★★★★　★★★

"کیا ہوا لڑکی! کیوں لال ٹماٹر ہو رہی ہو۔۔" اپنے کمرے میں داخل ہوتے ہی اس نے اپنا بیگ اور فائل میز پر پھینکا تو اسے دیکھ کر عفیفہ کو تشویش ہوئی۔

"پانی ڈال کر دو مجھے "

ہانیہ نے جواب دینے کی بجائے حکم جاری کیا۔

جو کہ عفیفہ نے فوراً پورا کیا۔

" چلو اب بتاؤ کیا ہوا تمہیں؟"

عفیفہ نے پانی کا خالی گلاس واپس لیتے ہوئے اپنا سوال دہرایا۔

عفیفہ اس کی بڑی بہن تھی۔عمروں میں صرف ایک سال کا فرق ہونے کے باعث دونوں میں بہت بے تکلفی تھی۔

ہانیہ کو اپنے ہر دن کی روداد عفیفہ کو سنانا ہوتی تھی اور عفیفہ بھی جب تک اپنی لاڈلی کی ساری باتیں نہ سن لیتی اسے چین نہ پڑتا تھا۔عفیفہ فیشن ڈیزائننگ میں ڈگری مکمل کرنے کے بعد آج کل گھر میں اماں کا ہاتھ بٹا رہی تھی جبکہ ہانیہ کا بھی بی ایس آنرز کا آخری سال چل رہا تھا۔

"یار! آج پھر وہی ہوا،گھٹیا لوگ جانے کہاں سے آجاتے ہیں ۔۔"ہانیہ کا غصہ پھر سے تازہ ہونے لگا تھا۔

"آرام سے بتاؤ ہانیہ! حوصلہ رکھو جذباتی پن ایک طرف رکھو اور تسلی سے بتاؤ مجھے پوری بات۔۔"عفیفہ نے اس کا ہاتھ دباتے ہوئے سمجھایا۔

"میں کیا کروں یار! نہیں ہوتا برداشت،ہمیشہ یہی ہوتا ہے میں جب بھی یونیورسٹی بس سے اترتی ہوں،سٹاپ سے گھر پہنچنے تک کوئی نہ کوئی بدتمیز لڑکا ضرور اپنی خباثت دکھا جاتا ہے،میں کسی دن سر پھوڑ دوں گی ان میں سے کسی کا۔۔" آخری جملہ ادا کرتے ہوئے ہانیہ نے مٹھیاں بھینچیں۔

اس کی بات سن کر عفیفہ نے گہری سانس لی۔"چلو اپنا موڈ ٹھیک کرو تم،یہ تو روز کا کام ہے۔۔"

عفیفہ ہمیشہ کی طرح آج بھی اسے بہلانے لگی۔جواباً ہانیہ نے منہ بسورا مگر اسکا غصہ تھا کہ کسی صورت کم ہونے کا نام نہیں لے رہا تھا۔

★★★★★　★★★★★　★★★★★

"پروین۔۔! یہ تمہارے چہرے پر نشان کیسے ہیں؟"

ہانیہ پانی پینے کیلئے باورچی خانے میں آئی تو اس کی نظر پروین پر پڑی جو آدھا چہرہ چادر کے پلّو سے چھپائے برتن دھونے میں مصروف تھی، مگر پلّو سرکنے کی وجہ سے ہانیہ کو اس کے چہرے پر نشانات نظر آ گئے۔

وہ گلاس سلیب پر رکھ کر پروین کے پاس چلی آئی۔ "یہ۔۔کچھ نہیں چھوٹی بی بی! سیڑھیوں سے گر گئی تھی۔۔"

پروین نے پلّو سے چہرہ چھپاتے ہوئے جواب دیا تو اس کا لہجہ اس کے الفاظ کا ساتھ چھوڑ گیا۔

"جھوٹ۔۔" ہانیہ تیز آواز میں تقریباً چلّائی تو پروین سہم کر رہ گئی۔

"پھر سے مارا ہے نا تمہارے اس گھٹیا شوہر نے تمہیں؟"

ہانیہ نے ہاتھ بڑھا کر نل بند کیا اور پروین سے باز پرس کرنے لگی، جواب میں وہ کچھ نہ بولی اور چپ چاپ اپنے ہاتھوں کی انگلیاں مسلتی جا رہی تھی گویا وہ جانتی تھی اب ہانیہ بی بی سچ جان کر ہی رہیں گی۔

"میں کچھ پوچھ رہی ہوں مجھے جواب دو پروین۔۔" ہانیہ نے اپنے ہاتھ پروین کے شانوں پر رکھے اور اس کا رخ اپنی جانب گھمایا۔

"ارے۔۔۔یہ کیا؟؟ تم رو کیوں رہی ہو؟"

پروین کی آنکھوں سے چھم چھم آنسو گر رہے تھے، ہانیہ کے دل کو جیسے کسی نے مٹھی میں بھینچ لیا ہو۔۔بے حد حساس طبیعت کی حامل تھی وہ، اس سے کسی کی تکلیف نہیں دیکھی جاتی تھی چاہے وہ ملازمہ ہو یا کوئی دوست، یا کوئی غیر۔

پروین کی یہ حالت اور اس پر مستزاد یہ کہ وہ رو رہی تھی، حسبِ معمول ہانیہ کا دماغ خراب ہونے لگا۔ "چھوڑ کیوں نہیں دیتی ہو اس پاگل آدمی کو۔"

ہانیہ کے پاس یہی حتمی حل تھا۔

"نا چھوٹی بی بی! میرا ابّا مرحوم کہتا تھا ناصر کے گھر تیری ڈولی بھیجی ہے اب وہاں سے تیرا جنازہ ہی نکلنا چاہئے ۔۔" وہ چادر کے پلّو سے آنسو صاف کرتے ہوئے ہچکیوں کے درمیان بولی تھی۔

پروین کی اس بات پر ہانیہ تپ ہی تو گئی تھی۔

"بس یہی سوچتی رہنا تو وہ دن دور نہیں جب تمہارا جاہل شوہر تمہیں بھی تمہارے ابّا کے پاس پہنچا دے گا۔۔" جلتے بھنتے پروین کو جواب دے کر وہ واپس مڑی اور جلتی کڑھتی اپنے کمرے میں چلی گئی۔

★★★★★-★★★★★-★★★★★

"عفیفہ۔۔۔عفیفہ۔۔۔سو گئی ہو کیا؟" ہانیہ کی آواز پر عفیفہ نے آنکھیں کھولیں اور بائیں جانب کروٹ لے کر سامنے والے پلنگ پر لیٹی ہانیہ کی طرف سوالیہ نظروں سے دیکھنے لگی۔

"کوشش تو کر رہی ہوں سونے کی، تم کیوں نہیں سو رہی ہو؟" عفیفہ نے جواب کے ساتھ ہی سوال داغ دیا۔

"وہ۔۔پروین ہے نا۔۔" ہانیہ بات ادھوری چھوڑ کر کچھ سوچ میں پڑ گئی۔

"کون پروین؟" عفیفہ نے نیند سے بوجھل آواز میں استفسار کیا۔

"یار! وہ ہماری میڈ۔۔" ہانیہ بولی تو اس کے انداز سے پریشانی جھلک رہی تھی۔

"کیا ہوا اسے؟" عفیفہ اُٹھ کر بیٹھ گئی۔

"اس کے شوہر نے اسے بری طرح مارا ہے آج پھر، اس کے چہرے پر اتنے عجیب وغریب نشان تھے میرا تو دل بیٹھ گیا دیکھ کر۔۔" ہانیہ گویا ہوئی تو اس کے لہجے میں غم وغصّے کے ملے جلے تاثرات تھے۔

"افففف۔۔۔ یہ تو اس بے چاری کا معمول ہے شوہر کی مار سے دن کا آغاز ہوتا ہے اس کے، اور سارا دن محنت مزدوری کرنے کے بعد گھر جاتی ہے تو وہ تازہ دم ہو کر پھر سے لاتوں اور تھپڑوں سے اس کی تواضع کرتا ہے عادی ہو چکی ہے اب وہ تو۔۔" عفیفہ نے تفصیلی جواب دیا اور لیٹ گئی۔

"میرا بس چلے تو میں سب مردوں کو ایک لائن میں کھڑا کر کے شوٹ کر دوں۔۔" ہانیہ جل کر بولی۔

"سارے مردوں کو بخش دو بی بی سب ایک جیسے نہیں ہوتے۔۔" عفیفہ کی آواز میں غنودگی کا عنصر نمایاں تھا۔

"سب ایک سے ہی ہوتے ہیں۔۔" ہانیہ اپنے مؤقف پر ڈٹی رہی۔

"اچھا۔۔ سو جاؤ اب صبح تم نے۔۔۔ " عفیفہ کا آخری جملہ نیند سے بوجھل آواز میں مدغم ہو کر دم توڑ گیا۔

★★★★★_★★★★★_★★★★★

"ہانیہ! امی بہت پریشان ہیں تمہارے لئے، تم کیوں فضول ضد پکڑ کر بیٹھی ہو۔"

عفیفہ پچھلے ایک ہفتے سے اسے سمجھا سمجھا کر تھک گئی تھی۔ مگر وہ بھی اپنے نام کی ایک تھی۔ ہمیشہ کی طرح آج بھی اس کی زبان پر وہی انکار تھا اور اسی پرانے جواز کے ساتھ۔

اس کی لغت میں مرد ایک انتہائی گھٹیا اور دھوکے باز قسم کی مخلوق کا دوسرا نام تھا جس پر اعتبار کرنا اور کوئی رشتہ استوار کرنا عورت کی بیوقوفی تھی۔

وہ کسی صورت اپنی امی کی بات ماننے کو تیار نہ تھی۔

"تم امی کو منع کر دو میری طرف سے کوئی امید نہ رکھیں۔۔" اس نے قطعیت سے کہا اور موبائل فون پر یوں مصروف ہو گئی جیسے پاس کوئی موجود ہی نہ ہو۔

عفیفہ اسے دیکھ کر مایوسی سے سر ہلاتے ہوئے وہاں سے اٹھ گئی۔

عفیفہ کی منگنی کے بعد سے اس کی والدہ کی خواہش تھی کہ ہانیہ کے لئے بھی کوئی مناسب رشتہ مل جائے تو دونوں کی ایک ساتھ رخصتی کر کے اپنے فرض سے سبکدوش ہو جائیں۔

مگر ہانیہ بضد تھی کہ اسے شادی نہیں کرنی کیونکہ اس کے خیال میں مرد بھروسے کے قابل نہیں ہوتے۔ عزت نہیں دیتے اور عورت پر ہر ممکن ستم ڈھاتے ہیں۔

ہانیہ کے یہ تمام خدشات یوں تو کچھ زیادہ ہی پریشان کن تھے مگر بے بنیاد نہیں تھے۔ اس سب میں ہانیہ کا قصور بھی نہیں تھا۔ اس نے جب سے ہوش سنبھالا تھا اپنے اردگرد موجود مردوں کے کردار کا یہی روپ دیکھا تھا۔

اسے آج بھی یاد تھا جب وہ جماعت پنجم کی طالبہ تھی، ابا نے چھپ کر دوسری شادی رچالی تھی اور امّی کو معلوم ہوا تو ان کے واویلا کرنے پر انہیں مار پیٹ کر خاموش کروادیا۔

اس نے دیکھا تھا اس رات اپنی ماں کو گھٹ گھٹ کر روتے ہوئے۔

وہ آنسو آج بھی اس کے کلیجے پر گرتے تھے وہ تو بھلا ہو اس عورت کا جس نے شہباز کے سامنے اپنی شرط رکھ دی تھی کہ پہلی بیوی کو طلاق دے کر تمام تعلق ختم کر لے۔ امّاں کی طلاق کے بعد سے اس نے ابّا کی شکل تک نہیں دیکھی تھی۔

اور ایک طرح سے اچھا ہی تھا، اب امّاں کو مارنے والا کوئی نہ تھا۔ سلائی مشین کے ذریعے سے جو آمدنی ہوتی اس سے بچیوں کی اچھی تعلیم وتربیت کے ساتھ ساتھ گزر بسر ہو رہی تھی۔ مگر اس سب کا ہانیہ کی زندگی پر بہت منفی اثر ہوا تھا۔

وہ مرد ذات سے نفرت کرنے لگی تھی۔ اسے کوئی امید نہیں تھی کہ ایک دن کوئی بہت شریف النفس لڑکا آئے گا اور اس سے شادی کر کے اسے بے حد عزت دے گا۔۔ یہی وجہ تھی اس نے عہد کر رکھا تھا کہ تعلیم مکمل ہونے کے بعد نوکری کرے گی اور امّاں کا سہارا بنے گی۔

★★★★★ ★★★★ ★★★★ ★★★★★

Ig@aestheticnovels.online　　Web:https://aestheticnovels.online/

موسم کے تیور کافی خطرناک لگ رہے تھے۔ آسمان کو گھرے بادلوں نے اپنی لپیٹ میں لے رکھا تھا۔ بادلوں کے کسی بھی پل ٹوٹ کر برسنے کے ارادے کی چغلی کھاتی ہوئی ہوائیں آوارہ پھر رہی تھیں۔

یونیورسٹی بس کے رکتے ہی وہ اپنے سٹاپ پر اتری اور تیز تیز قدموں سے چلنے لگی وہ بارش برسنے سے پہلے گھر پہنچ جانا چاہتی تھی۔ یونیورسٹی کی بس اسے جس سڑک پر اتارتی تھی وہاں سے اس کا گھر دس منٹ کے پیدل فاصلے پر تھا۔ لہٰذا وہ پیدل ہی جانے کو ترجیح دیتی تھی۔

"لگتا ہے آج رکشہ لینا پڑے گا اگر راستے میں بارش شروع ہو گئی تو مسئلہ ہو جائے گا۔" خود کلامی کرتے ہوئے وہ سڑک پر ایک جانب کھڑی ہو گئی تاکہ کوئی رکشہ روک کر اس میں سوار ہو سکے۔

آتی جاتی ٹریفک پر نگاہیں مرکوز کئے وہ جانے کن خیالات میں گم تھی، اس کا انہماک ٹوٹا جب اسے اپنے پیچھے کسی چیز کے ٹکرانے کا احساس ہوا۔ اس نے مڑ کر دیکھا تو ایک کار پیچھے کو حرکت کرتی ہوئی اس سے ٹکراتی ہوئی رُکی تھی۔

کار سوار کو غالباً گاڑی نکالتے ہوئے پیچھے کا منظر نظر نہیں آیا تھا۔

گو کہ ہانیہ کو کار کے ٹکرانے سے کوئی چوٹ نہیں لگی تھی۔ مگر کار کے ڈرائیور کا مرد ہونا اس کا قصور ٹھہرا اور ہانیہ بی بی کا پارہ اس خوشگوار موسم میں بھی سوا نیزے پر جا پہنچا۔

یہ جو کوئی بھی ہے اس کی تو آج خیر نہیں۔ ہانیہ نے دل ہی دل میں سوچا اور تلملاتی ہوئی گاڑی کی جانب بڑھی۔

پیشانی پر سلوٹیں، چہرہ غصے سے لال۔۔ اسے اس حالت میں دیکھ کر کوئی بھی اندازہ لگا سکتا تھا کہ گاڑی کا ایک آدھ شیشہ توڑ کر ہی ہٹے گی۔

"جاہل۔۔ گنوار۔۔" ہانیہ زیرِ لب وہ تمام گالیاں ترتیب دینے لگی جن سے وہ اس گاڑی والے کو نوازنے والی تھی۔

ڈرائیور کی طرف والا دروازہ کھٹکھٹانے کو اس نے ہاتھ بڑھایا ہی تھا کہ تیزی سے شیشہ نیچے کیا گیا۔ "میم! آئم سو ساری۔۔ میں نے آپ کو دیکھا نہیں۔۔"

اس سے پہلے کہ ہانیہ کچھ کہہ پاتی ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھے شخص کے الفاظ اس کی سماعتوں سے ٹکرائے۔ اسے مرد ذات سے شدید نفرت تھی اور اس کے نزدیک ان کا کوئی جرم قابلِ معافی نہیں تھا۔ سو اب بھی وہ ان سنی کر کے کچھ بولنے ہی والی تھی کہ اس کی نگاہ اٹھ گئی۔

اِیک پل۔۔۔ صرف ایک پل کو اس شخص کی آنکھوں میں دیکھا تھا اس نے۔۔

"میم! آئم رئیلی ویری ساری۔۔۔ میں نے واقعی آپ کو نہیں دیکھا۔۔ مم۔۔۔ میں۔۔۔ میں یہاں رائیٹ سے دیکھ رہا تھا لیکن پیچھے نہیں دیکھ پایا، یہ میری غلطی ہے میڈم پلیز فارگیو می۔۔" اس کے الفاظ کے ساتھ ساتھ لہجہ بھی ملتجی ہو گیا۔ کیا تھا اس کے چہرے پر۔۔۔ ہانیہ کے دل کو جیسے کسی انجانی قوت نے مٹھی میں جکڑا تھا۔

ایسی تو کوئی غلطی نہیں کی تھی اس نے۔ پھر بھی وہ یوں معافیاں مانگتا ہوا دنیا کے سارے مردوں کی نفی کر رہا تھا۔

مسکراہٹ۔۔ ایک عجیب سی مسکراہٹ ہانیہ کے لبوں پر آ ٹھہری۔ ایک نظر اٹھا کر دوبارہ اس اجنبی کی آنکھوں میں دیکھا اور بغیر کچھ کہے واپس پلٹی۔

اسی لمحے ایک رکشہ آ کر رکا اور وہ جھٹ سے اس میں سوار ہو گئی۔ "اُف۔۔۔ یہ مجھے کیا ہو گیا۔۔۔ اس انجان شخص کے لئے میرا دل اتنا نرم کیسے ہو گیا۔"

وہی گاڑی رکشہ کے دائیں جانب سے گزری۔۔ ہانیہ کا دل یکبارگی زور سے دھڑکا اور اس نے گھبرا کر آنکھیں موند لیں۔

★★★★★★۔★★★★★★★

"ہانیہ۔۔۔ ہانیہ۔۔!"

"یہ لو چائے۔۔" عفیفہ چائے کے کپ تھامے کمرے میں داخل ہوئی۔ ہانیہ اپنی مطالعاتی میز کے سامنے رکھی کرسی پر بیٹھی کسی غیر مرئی نقطے پر نگاہیں مرکوز کئے ہوئے جانے کن گتھیوں کو سلجھانے کی تگ و دو میں تھی۔

اسے عفیفہ کے آنے کا احساس تک نہ ہوا۔

" ہانیہ۔۔۔" عفیفہ نے چائے میز پر رکھ کر اسے کندھے سے ہلایا تو وہ کسی گہرے خیال سے اچانک حال میں واپس آئی تھی۔

"محترمہ! آج آپ کی زبان کو کون سے تالے پڑے ہیں؟ کان ترس گئے جناب کی پٹر پٹر سننے کو۔۔"عفیفہ نے بیڈ پر بیٹھتے ہوئے اسے چھیڑا۔

ہانیہ نے خاموشی سے کپ اٹھا کر منہ سے لگایا اور چائے کا ایک گھونٹ بھر کر بے دلی سے کپ واپس رکھ دیا۔ اور ساتھ ہی ساتھ عفیفہ کی بات کو بھی یکسر نظر انداز کیا۔

جس پر عفیفہ کو خاصی تشویش ہوئی۔

"ہانیہ۔۔! تم پریشان کیوں ہو؟" عفیفہ نے فکر مندانہ انداز میں پوچھا۔

"نہیں حیران ہوں۔۔"

فوراً جواب آیا تھا۔

"حیران۔۔۔" عفیفہ نے زیرِلب دہرایا۔ "لیکن کیوں؟ سب ٹھیک ہے نا؟ پھر سے کسی نے کچھ کہا ہے؟"عفیفہ نے ایک ہی سانس میں سارے سوالات کر ڈالے۔

ہانیہ کرسی سے اٹھ کر عفیفہ کے پاس جا بیٹھی۔"آج مجھے ایک گاڑی والے نے کار ریورس کرتے ہوئے ٹکر مار دی۔۔"ہانیہ کھوئے کھوئے سے انداز میں بولی۔

"اوہ! بے چارہ کار والا۔۔" عفیفہ نے زیرِلب دہرایا اور مسکرا دی۔

"تم نے پھر خوب نوازا ہو گا اس کو اپنے کلمات سے، ہے نا؟؟"

"نہیں۔۔" ہانیہ ہنوز اسی انداز میں بیٹھی تھی۔ بے تاثر چہرہ۔۔ اور کھویا کھویا لہجہ۔

"کیا۔۔ نہیں مطلب؟" عفیفہ کو چائے پیتے پیتے اچھولگا۔ ہانیہ کی بات اسے ہضم نہیں ہوئی تھی۔ کپ ایک طرف رکھ کر وہ پوری توجہ سے ہانیہ کو دیکھنے لگی۔

"تم نے واقعی اسے کچھ نہیں کہا؟ سٹرینج۔۔" عفیفہ کو حیرانی ہو رہی تھی۔

"کہنا تو بہت کچھ چاہتی تھی۔۔۔ مگر۔۔۔ اس نے مجھے کچھ بولنے کے قابل ہی نہیں چھوڑا۔۔"

ہانیہ نے پاس پڑا نرم تکیہ اپنی گود میں رکھا اور آلتی مالتی مار کر بیٹھ گئی۔ "ہائے۔۔۔ کچھ کہنے کے قابل نہیں چھوڑا مطلب؟ کیسے؟ بتاؤ نا پوری بات۔۔"

عفیفہ کے تجسس میں یکدم اضافہ ہوا تھا۔ یہ اس کے لئے واقعی ایک خبر تھی۔۔ اس کی بہن کی بولتی کبھی بند ہوئی ہو یہ ہو نہیں سکتا تھا۔

"وہ گالی ڈیزرو نہیں کرتا تھا عفیفہ۔۔ اسے دیکھ کر دل ہی نہیں چاہا کچھ بھی بولنے کو۔۔ بلکہ مجھے لگتا ہے اسے جو کوئی بھی دیکھتا ہو گا وہ یہی محسوس کرتا ہو گا جو میں نے کیا۔۔"

بات کرتے ہوئے ہانیہ کی آنکھوں میں کسی انجانے سے منظر کی شبیہہ صاف دیکھی جا سکتی تھی۔ لبوں پر عجیب سی مسکان گویا اس کی آنکھوں کے سامنے وہی منظر ہو۔۔ ایسی چمک اس کی آنکھوں میں عفیفہ نے اس سے قبل کبھی نہیں دیکھی تھی۔

"کیا مطلب ہانیہ؟ میں کچھ سمجھ نہیں پا رہی ہوں۔۔" ناقابلِ فہم تاثر لیے اس نے پوچھا۔

"میں بھی نہیں سمجھ پا رہی ہوں عفیفہ۔۔" زخمی سے لہجے میں ہانیہ نے کہا تو عفیفہ نا سمجھی کے عالم میں اسے دیکھے گئی۔

"کیا کہہ رہی ہو ہانیہ؟"

"کچھ نہیں چلو ہٹو مجھے سونے دو۔۔" ہانیہ بات کو ختم کرتے ہوئے تکیہ سیدھا کر کے بستر پر دراز ہو گئی۔

"عفیفہ لائٹ آف کر دو پلیز۔۔"

ہانیہ کی آواز سن کر عفیفہ نے اس کو یوں گھورا جیسے اس کے سر پر سینگ دیکھ لئے ہوں۔

ہانیہ کبھی اندھیرا کر کے نہیں سوئی تھی اسے ہمیشہ روشنی میں نیند آتی تھی۔ آج ایسا کیا ہو گیا تھا جو وہ اندھیرے کی آغوش میں چھپنا چاہ رہی تھی۔ اسی ادھیڑ بُن کی کیفیت میں عفیفہ نے اٹھ کر روشنی گل کر دی۔

★★★★★★★★★★★-★★★★★★★★★★

AESTHETICNOVELS.ONLINE
-Explore, Dream and Read-

اس ویب سائٹ پہ پبلش ہونے والے تمام ناولز کے جملہ حقوق محفوظ ہیں۔

"ہانیہ۔۔تم جاگ رہی ہو؟ "رات کا جانے کون سا پہر تھا جب عفیفہ کی آنکھ کھلی تو اس نے محسوس کیا کہ ہانیہ سوئی نہیں۔

"ہمم۔۔ " ہانیہ کا مختصر جواب آیا تو عفیفہ نے فون اٹھا کر دیکھا رات کے دو بج رہے تھے۔

"کیا بات ہے ہانیہ تم سو کیوں نہیں رہی؟" عفیفہ کو تشویش ہوئی۔

"نیند نہیں آ رہی کیا؟"

"میں سونا نہیں چاہ رہی۔۔"ہانیہ کا جواب اسے حیرت کے سمندر میں ڈبونے کو کافی تھا۔

موبائل کی روشنی میں اس نے ہانیہ کو نظر بھر کر دیکھا۔وہ سیدھی لیٹ کر یک ٹک چھت کو دیکھے جا رہی تھی۔

"کیوں سونا نہیں چاہ رہی؟" عفیفہ فکر مند ہوئی۔

"مجھے ڈر ہے۔۔کہ اگر میں سو گئی تو وہ منظر میری آنکھوں سے اوجھل ہو جائے گا۔۔" وہ افسانوی انداز میں بولی۔

"کون سا منظر ہانیہ؟" عفیفہ کو سونے سے پہلے ہونے والی گفتگو شاید یاد نہیں تھی۔

"وہ ایک پل۔۔۔۔وہ ایک لمحہ میری رگوں میں سرائیت کر گیا ہے۔۔اس شخص کا ملتجی لہجہ،اس کی آواز میں وہ دھیما پن اور انداز سے چھلکتی شائستگی۔یقین مانو اس نے مجھے اپنا گرویدہ کر لیا ہے۔وہ مرد نہیں لگ رہا تھا۔۔وہ ان مردوں سے بالکل مختلف تھا عفیفہ!جن کو میں آج تک دیکھتی آئی ہوں۔"

ہانیہ اب کھل کر اپنے اندر کی تمام باتیں عفیفہ کے گوش گزار کر رہی تھی۔عفیفہ کے لبوں کو ایک مسکراہٹ چھو کر گزری۔

"توبہ کرو ہانیہ! تمام مرد ایک جیسے ہوتے ہیں جاہل،گنوار،خواتین کو اپنی ملکیت سمجھنے والے اور ہاتھ اٹھانے والے۔۔۔" عفیفہ نے اپنے لہجے کو حتی المقدور سنجیدہ بنا کر الفاظ میں چھپی شرارت کو ظاہر ہونے سے روکنے کی سعی کی۔وہ ہانیہ کے ہی الفاظ دہرا رہی تھی۔

"وہ بہت ہی الگ تھا عفیفہ! اسے دیکھ کر یوں لگا جیسے کسی نے بڑی فرصت سے اس کی تربیت کی ہو۔۔۔عفیفہ! اس کا قصور بھی نہیں تھا اور اس نے اس انداز میں معذرت کی۔۔۔پھر اس کا وہ لہجہ۔۔میں گنگ ہو گئی تھی۔۔" ہانیہ یکدم اٹھی اور عفیفہ کا ہاتھ پکڑ کر ساری داستان ایک بار پھر دہرانے لگی۔

"مم۔۔۔میں کہاں سے ڈھونڈوں اس شخص کو عفیفہ؟ مجھے ایک بار صرف ایک بار اسے دوبارہ دیکھنا ہے۔۔"ہانیہ بے تابانہ انداز میں منتیں کرنے لگی۔

عفیفہ نے اس کا سر اپنے کندھے سے لگایا اور اس کے بال سہلانے لگی۔ہانیہ کی زندگی میں آنے والے اس ایک پل نے اس کی لغت بدل ڈالی تھی۔اب اس کی لغت میں سارے مرد ایک جیسے نہیں تھے،بلکہ۔۔"کچھ مرد بہت شریف النفس اور اچھی تربیت کے حامل بھی ہوتے ہیں۔۔"

عفیفہ نے اسے کے بال سہلاتے ہوئے اس کی پیشانی کو چھوا تو وہ تپ رہی تھی۔اس نے ہانیہ کی آنکھوں سے نکلنے والے آنسو کو اپنی انگلی کی پور سے چن لیا قبل اس کے کہ وہ بہہ جاتا۔

ختم شد

از قلم اقراء وڑائچ

Writer insta ID: iqrawarraichwriter